بچوں کی تربیت کے لیے

130 نسخے

جمع وترتیب

مبصر الرحمن قاسمی

ناشر: دار حفیظہ اورنگ آباد- مہاراشٹر

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده، أما بعد:

بچوں کی تربیت بھیِ ایک فن ہے،اوراس فن میں بہت کم لوگ ماہر ہوتے ہیں، بچوں کی تربیت پر چھوٹی بڑی بے شمار کتابیں لکھی گئیں، لیکن ہم نے یہاں ان مفصل ومختصر کتابوں کا ایک نچوڑ پیش کرنے کی کوشش کی ہے، کتاب میں مذکور یہ طریقے انشاءاللہ والدین، سرپرست اور مربی حضرات کے لیے سود مند ثابت ہونگے۔

مبصر الرحمن قاسمی

ریڈیو کویت- کویت

عقیدہ:

۱- بچوں کو کلمہ توحید سکھایئے اور غیر اللہ کی نفی اور اللہ کے ایک ہونے کے اثبات کا مطلب واضح کیجئے۔

۲- بچوں کو ہمارے پیدا کیے جانے کا مقصد بتایئے اور اس آیت ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾. کے وسیع معنی ومفہوم کی بھی وضاحت کیجئے ۔

۳-بچوں کے سامنے عذاب، جہنم اور اللہ کے غضب وعقاب کو بار بار بیان نہ کیجئے۔

۴-بچوں میں اللہ کی محبت کا کثرت سے ذکر کیجئے، انھیں بتایئے کہ وہی ذات ہے جو ہمیں کھلاتی ہے پلاتی ہے، ہمارے پہننے اوڑھنے کا نظم کرتی ہے اور اسی نے ہمیں مسلمان بنایا ہے۔

۵-تنہائی میں غلط کام نہ کرنے کی تنبیہ کیجئے، اور انھیں اس بات سے خبر دار کیجئے کہ اللہ تعالی ہر حال میں دیکھ رہا ہے۔

۶- بچوں کے سامنے ایسے جملوں کا کثرت سے استعمال کیجئے جن میں اللہ کا نام ہو، مثال کے طور پر کھانا کھاتے وقت، پانی پیتے وقت گھر میں داخل ہوتے وقت اور گھر سے نکلتے وقت: «بسم اللہ» کہیے، کھانے سے فراغت پر «الحمد للہ» کہیے، اور تعجب کے موقع پر یا کوئی چیز اچھی لگنے پر «سبحان اللہ» اور اس جیسے کلمات کہنا نہ بھولیے۔

۷- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات طیبہ، سیرت مطہرہ کے قصوں اور درود کے کلمات کی تعلیم کے ذریعے بچوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت پیدا کریں۔

۸- بچوں کے ذہن ودماغ میں عقیدہ قضاء وقدر کو راسخ کیجئے۔ انھیں اس بات کی تعلیم دیجئے کہ جو اللہ چاہے وہی ہوتا اور جو وہ نہ چاہے نہیں ہوتا۔

۹- اپنے بچوں کو ایمان کے چھ ارکان سکھائیے۔

۱۰- بچوں سے عقیدہ سے متعلق سوالات کرتے رہیے مثال کے طور پر ان سے سوال کیجئے: تمہارا رب کون ہے؟ تمہارا دین کیا ہے؟ ہمارے نبی کون ہیں؟ اللہ تعالی نے ہمیں کیوں پیدا کیا؟ کون ہے وہ جو ہمیں کھلاتا ہے پلاتا ہے اور بیماری سے شفا دیتا ہے؟ توحید کی قسمیں کیا ہیں؟ کفر، شرک اور نفاق کیا ہے؟ مشرک، کافر اور منافق کا انجام کیا ہے؟ وغیرہ سوالات پوچھتے رہئے۔[1]

عبادت:

۱۱- بچوں کو اسلام کے پانچوں ارکان سکھائیے۔ [2]

۱۲- انھیں نماز کا عادی بنایئے۔ حدیث میں ہے: «اپنی اولاد کو سات برس کی عمر میں نماز کا حکم دو اور دس سال کی عمر میں نہ پڑھنے پر انھیں (تنبیہ کے طور پر) مارو۔[3]

۱۳- بچوں کو اپنے ساتھ مسجد لے جایئے اور انھیں وضو کا طریقہ سکھائیے۔

۱۴- انھیں مسجد کے آداب، احترام اور تقدس سے واقف کرایئے۔

۱۵- بچوں کو روزہ رکھنے کی مشق کرایئے تاکہ بڑے ہونے کے بعد وہ روزہ رکھنے کے عادی ہوں۔

۱۶- حفظ قرآن کریم، حفظ حدیث اور حدیث سے ثابت دعاوں کے یاد کرنے پر بچوں کی حوصلہ افزائی کیجئے۔

---

[1] اس کے لیے ہماری کتاب (عقیدے سے متعلق 50 سوال وجواب) سے رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں، یہ کتاب آن لائن مفت دستیاب ہے۔

[2] –کلمہ، نماز، روزہ، زکوۃ اور حج-اس کے لیے آپ "تعلیم الاسلام" نامی کتاب سے رہنمائی لے سکتے ہیں، یہ کتاب مفتی کفایت اللہ صاحب نے آسان زبان میں لکھی ہے۔

[3] مسند احمد، وسنن ابی داود

۱۷-حفظ قرآن میں بچوں کی ہر ترقی پر انعام دیجئے۔ابراہیم بن ادھم کہتے ہیں: مجھ سے میرے والد نے کہا: "بیٹا حدیث یاد کرو، تمہیں ہر حدیث سننے اور یاد کرنے پر ایک درھم انعام" وہ کہتے ہیں: میں نے میرے والد کی اس حوصلہ افزائی پر ہی حدیثیں یاد کی۔

۱۸- بچوں کو زیادہ سے زیادہ حفظ کرنے اور مستقل پڑھنے پر مجبور نہ کیجئے، ایسا نہ ہو کہ وہ حفظ قرآن وحفظ حدیث کو سزا تصور کرنے لگیں اور پھر ان کے ذہنوں میں اس مبارک تعلیم سے نفرت ہو جائے۔

۱۹-خیال رہے کہ آپ اپنی اولاد کے لیے نمونہ ہیں، اگر آپ عبادات میں سستی کریں گے تو آپ کی اولاد بھی آپ کے نقش قدم پر چلیں گی۔

۲۰- بچوں کو صدقہ اور نیک کام میں خرچ کرنے کی مشق کرائیے، اس طور پر کہ آپ ان کے سامنے کسی سائل وفقیر کو صدقہ دیں، اگر بچوں کو ان ہی کی جمع پونجی سے صدقہ دینے کی ترغیب دی جائے تو یہ زیادہ بہتر ہے۔

اخلاق :

۲۱-اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی اولاد سچی ہوں، تو اپنی اولاد کے دل میں خوف کا بیج نہ اگائیے۔

۲۲-پہلے خود سچ بولیے تاکہ آپ کی اولاد آپ سے سچ بولنا سیکھیں۔

۲۳-بچوں کے سامنے سچ بولیے اور امانت کے فضائل بیان کیجئے۔

۲۴- بچوں کو احساس ہوئے بغیر ان کی امانت داری کا امتحان لیجئے۔

۲۵-بچوں کو صبر کرنے اور کسی بھی کام میں جلدی نہ کرنے کی مشق کرائیے، اس مشق کے لیے روزہ اور صبر وتحمل والے کام مفید ہونگے۔

۲۶- بچوں کے درمیان انصاف کیجئے؛ کیونکہ بچوں کو انصاف سکھانے کا افضل طریقہ یہی ہے۔

۲۷-بچوں کو عملی طور پر یا ایثار و قربانی پر مشتمل قصوں کے ذریعے ایثار و قربانی کی مشق کرائیے۔

۲۸-بچوں کو دھوکہ، چوری اور جھوٹ کے سنگین نتائج سے آگاہ کرتے رہیے۔

۲۹- اگر بچے کبھی اپنی بہادری کا مظاہرہ کرنے لگیں تو ان کی تعریف کیجئے اور اس پر انھیں انعام بھی دیجئے نیز اس موقع پر انھیں یہ بھی بتائیے کہ بہادری کا مظاہرہ کن مواقع پر درست اور ضروری ہے۔

۳۰-والدین بچوں کے سامنے اپنے آپ کی سنگدل پیش نہ کریں، یہ کیفیت بچوں کو خوف، جھوٹ اور بزدلی کی جانب بڑھاتی ہے۔

۳۱-بچوں میں تواضع، انکساری اور نرمی پیدا کرنے اور کبر و غرور نہ کرنے کا شوق پیدا کیجئے۔

۳۲-بچوں کو یہ تعلیم دیجئے کہ لوگوں کو ان کے تقوی، پرہیزگاری اور نیک اعمال کی وجہ سے عزت و شرف کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، نہ کہ حسب و نسب اور مال و دولت کی وجہ سے۔

۳۳-بچوں کو بتائیے کہ ظلم کا انجام بُرا ہوتا ہے اور خیانت ہلاکت تک پہنچاتی ہے۔

۳۴-بچوں کے سامنے اُن چیزوں کے درمیان فرق کو واضح کیجئے جن سے بچے واقف نہیں ہوتے مثال کے طور پر بہادری اور سرکشی، شرم و حیاء اور بزدلی، تواضع اور ذلت اور ذکاوت و دغابازی۔

۳۵- بچوں کو سخی بنائیے، اس طور پر کہ آپ خود اپنے گھر میں سخی ثابت ہوئیے۔

۳۶-وعدہ خلافی ہر گز نہ کیجئے بالخصوص اپنی اولاد کے ساتھ کبھی وعدہ خلافی نہ کیجئے، آپ کا عہد وفا بچوں کے دلوں میں وفاشعاری کو راسخ کرتا ہے۔

آداب و سلوک:

۳۷- بچوں کو خود سلام کیجئے۔

۳۸- بچوں کے سامنے اپنے ستر کی حفاظت کیجیے، یعنی ایسے کپڑے زیب تن کیجیے جن سے آپ کے ستر پر بچوں کی نگاہ نہ پڑ سکے۔

۳۹- ہمسایوں کے ساتھ حُسن سلوک سے پیش آیئے۔

۴۰- بچوں کو ہمسایوں کے حقوق اور پڑوسی کو تکلیف دینے کے انجام سے باخبر کیجئے۔

۴۱- آپ خود اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کیجئے، رشتہ داری کو جوڑیئے اور اس کام میں اپنے ساتھ اپنے بچوں کو بھی شامل کیجئے۔

۴۲-بچوں کو بتایئے کہ لوگ اُن مہذب بچوں سے پیار کرتے ہیں جو دوسروں کو تکلیف نہیں دیتے۔

۴۳-بچوں کے نام آداب اور نصیحتوں پر مشتمل خطوط لکھئے۔

۴۴-بچوں کو یہ بھی بتایئے کہ بعض کام مکمل طور پر ممنوع ہے، انھیں نہ کرنے کی وجوہات بھی بیان کیجئے۔

۴۵-بچوں کے ساتھ کچھ دیر بیٹھیے اور ہر مرتبہ کوئی ایک نبوی ادب انھیں پڑھ کر سنایئے، پھر ان سے کیا حاصل ہوا معلوم کیجئے۔ اگر آپ سُنیں اور بچے کسی کتاب میں سے پڑھیں تو زیادہ بہتر ہے -

۴۶- بچوں کو نصیحت کرنا ہو تو تنہائی میں کیجئے اور دوسروں کے سامنے انھیں سزا نہ دیجئے۔

۴۷-بچوں کو لعن طعن نہ کرنے کی حتی الامکان کوشش کیجئے۔

۴۸-گھر میں داخل ہونے سے پہلے بچوں سے اجازت لیجیے، بچوں کو گھر میں داخل ہوتے وقت اجازت لینے کی عادت ڈالنے کا یہ سب سے اچھا طریقہ ہے۔

۴۹- آپ یہ ہرگز توقع نہ رکھئے کہ آپ کے بچے آپ کی بات ایک ہی دفعہ میں سمجھ لیں گے۔ ﴿وَأْمُرْ أَهْلَكَ

بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا﴾. کو ہر وقت یاد رکھیے۔

۵۰- کھانا شروع کرنے سے پہلے بآواز بلند اللہ کا نام لینا نہ بھولیے، اسی طرح کھانے سے فارغ ہونے پر اللہ کی تعریف کرنا بھی نہ بھولیے۔

۵۱-بچوں کی بعض غلطیوں کو نظر انداز کیجئے، اور اپنے دل کو بچوں کی غلطیوں کا خزانہ نہ بنائیے۔

۵۲-جب آپ سے کوئی لغزش اور غلطی ہو جائے تو بچوں سے معذرت کا اظہار کیجیے۔

۵۳- بچوں کی ان کی ہوشیاری پر حوصلہ افزائی کیجیے اور ان سے کہتے رہیے کہ آپ تو ماشاءاللہ بہت اچھے بچے ہیں اور آپ تو ماشاءاللہ یہ اور یہ کر سکتے ہیں۔

۵۴- بچوں کی باتوں اور کاموں کا مذاق نہ اڑائیے۔

۵۵- بچوں کو مبارکباد، تہنیئت اور خوش آمدید کے کلمات سکھائیے۔

۵۶- رہنمائی میں مبالغہ سے کام نہ لیجیے۔

۵۷- بچوں کو ان کی کسی کامیابی کی وجہ سے مادیت پرستی کی عادت نہ ہونے دیجیے، کیونکہ مادیت پرستی ان کی شخصیت کو کمزور کرتی ہے۔

۵۸- بچوں کو اپنا دوست نمبر ون بنائیے۔

جسمانی نشوونما:

۵۹- بچوں کو کھیل کے لیے کافی وقت مہیا کیجئے۔

۶۰- بچوں کے لیے مفید سامان کھیل فراہم کیجئے۔

٦١-. بچوں کو ان کی پسند سے کھلونے منتخب کرنے کا موقع دیجئے۔

٦٢- بچوں کو تیراکی اور دوڑ جیسے کھیل سکھایئے۔

٦٣-بعض کھیلوں میں بچوں کو آپ پر فوقیت کا موقع دیجئے۔

٦٤- بچوں کو مناسب غذا فراہم کیجیے۔

٦٥- بچوں کے کھانے کا مکمل اہتمام کیجیے۔

٦٧- انھیں کھانا ضائع کرنے سے خبردار کیجئے۔

٦٨- کھانے کے دوران بچوں کی غلطیوں کا ہرگز محاسبہ نہ کیجئے۔

٦٩- بچوں کے لیے ایسا کھانا بنایئے جسے وہ پسند کرتے ہیں۔

نفسیاتی نشو نما:

٧٠- بچوں کو بغور سنیے اور ان کے ایک ایک لفظ پر غور کیجئے۔

٧١- بچوں کو ان کی مشکلات کا سامنا انھیں خود کرنے دیجئے، اگر ممکن ہو تو انھیں احساس دلائے بغیر اُن کی مدد کیجئے۔

٧٢- بچوں کا احترام کیجئے اور کسی بھی کام کو عمدگی سے کرنے پر اُن کا شکریہ ادا کیجئے۔

٧٣- قسم کھا کر ان سے کوئی کام نہ کروایئے بلکہ ان سے کہیے میں تمہیں تمہارے کام میں سچ پاؤں گا۔

٧٤-سزا اور ڈرانے دھمکانے کے الفاظ سے پرہیز کیجئے۔

٧٥- بچوں کو احساس نہ دلایئے کہ وہ بد اخلاق، غبی، احمق اور بیوقوف ہیں۔

٧٦- بچوں کے کثرت سوالات پر کبیدہ خاطر نہ ہویئے، بلکہ ان کے ہر سوال کا سادہ اور اطمینان بخش جواب

دیجیے۔

۷۷- اپنی اولاد کو اپنے گلے سے لگائیے اور انھیں پدرانہ محبت کا احساس دلائیے۔

۷۸- بعض کاموں میں اپنی اولاد سے مشورہ کیجیے اور ان کے مشورے کے مطابق کام کیجیے۔

۷۹-فیصلے لینے میں اولاد کو کسی قدر آزادی دیجیے۔

سماجی نشو نما:

۸۰-سرمائی مراکز میں حفظ قرآن کے حلقوں، علمی مسابقوں اور دیگر دینی سرگرمیوں میں اپنی اولاد کا نام درج کیجیے۔

۸۱- بچوں کو مہمان کا اکرام اور ان کی ضیافت کی ذمہ داری دیتے رہیں، اس طور پر کہ وہ مہمان کو چائے، قہوہ اور میوے وغیرہ پیش کریں۔

۸۲- بچوں کا اس وقت بھی خیر مقدم کیجیے اور انھیں ویلکم کہیے جب آپ اپنے دوست واحباب کے ہمراہ محوِ گفتگو ہوں۔

۸۳- بچوں کو مسجد کی سماجی سرگرمیوں میں شرکت کرنے کا موقع دیجیے جیسے یتیموں اور بیواؤں کی رہنمائی کے کام وغیرہ۔

۸۴-بچوں کو کام، خرید وفروخت ، شاپنگ اور حلال کمائی کی ٹریننگ دیتے رہیے۔

۸۵-بچوں میں دوسروں کا درد سمجھنے اور انھیں ہلکا کرنے کا احساس پیدا کیجیے۔

۸۶- بچوں کو دنیاوی فکروں میں سرگرداں رہنے کا عادی نہ بنائیے۔

۸۷-بچوں میں یہ احساس پیدا کیجیے کہ وہ اپنے سماجی کاموں کے نتائج پر از خود غور کریں۔

۸۸- بچوں میں اعتماد پیدا کرنے کے لیے انھیں اپنی ضروریات کی چیزیں خود خریدنے کا موقع دیجیے۔

۸۹-بچوں کو خود ہی دوست کا انتخاب کرنے دیجیے، آپ اپنے اختیار سے بچوں کے لیے دوست کا انتخاب کر سکتے ہیں لیکن انھیں اس بات کا احساس نہ ہونے دیجیے۔

بچوں کی صحت پر توجہ:

۹۰- بچوں کی صحت پر توجہ دیجیے۔

۹۱- بچوں کو ٹیکے دینے میں کوتاہی نہ کیجیے۔

۹۲- بچوں کو حسب ضرورت مناسب دوائیں دیجیے لیکن انھیں دوائیں دینے میں مبالغہ نہ کریں۔

۹۳- شرعی اذکار واوراد کے ذریعے خود ہی اپنے بچوں پر دم کیا کریں۔

۹۴- بچوں سے اپنے جسم، دانت اور کپڑوں کو پاک صاف رکھنے کا اہتمام کروایئے۔

۹۵- بچوں کی مستقل بیماری پر ماہر ڈاکٹر سے رجوع کریں۔

۹۶-متعدی مریضوں سے بچوں کو دور رکھیے۔

۹۷-مرض کے خطرے کا بچوں کو احساس نہ دلایئے۔

۹۸- تمام امراض سے شفاء کے لیے اللہ تعای کی جانب متوجہ ہوں کیونکہ ہر مرض کی شفاء اسی کے ہاتھ میں ہے۔

ثقافتی نشو نما:

۱۰۰- بچوں کو بعض پہلیاں حل کرنے کے لیے دیتے رہیں۔

۱۰۱- بچوں سے وقتاً فوقتاً مناسب موضوعات پر لکھواتے رہیے۔

۱۰۲- بچے جو لکھے اسے ہمیشہ پڑھتے رہنے کی کوشش کیجیے۔

۱۰۳- تحریر میں ہونے والی ہر نحوی اور لغوی غلطی پر بچوں کو نہ ٹوکیں۔

۱۰۴-بچوں کو مطالعہ کرنے پر آمادہ کرتے رہیے۔

۱۰۵-ان کے لیے قصے کہانیوں کی مناسب کتابیں فراہم کیجیے۔

۱۰۶-اگر آپ کسی چیز کا مطالعہ کر رہے ہیں تو بچوں کو بھی اس میں شریک کیجیے۔

۱۰۷- بچوں کے لیے بعض مفید کھلونے فراہم کرتے رہیے۔

۱۰۸- درسی کتابوں میں کامیابی پر بچوں کو وقتاً فوقتاً ترغیب دیتے رہیے۔

۱۰۹-درسی نصاب میں پیش آنے والی رکاوٹوں کو دور کرنے میں بچوں کی مدد کیجیے۔

۱۱۰-بچوں کو قدیم وجدید شعراء کے بعض اشعار اور حکمت کی باتیں یاد کروائیے۔

۱۱۱- اسی طرح اردو، عربی، انگریزی اور فارسی کی کہاوتیں یاد کرنے کی انھیں ترغیب دیجیے۔

۱۱۲-بچوں کو خطابت اور تقریر کی بھی مشق کرواتے رہیے۔

۱۱۳-بچوں کو کسی ایک موضوع پر گروپ میں بحث کرنے کی بھی مشق کرواتے رہیے۔

۱۱۴- شخصی ارتقاء جیسے پروگراموں میں بچوں کو شریک کروائیے۔

۱۱۵-بچوں کو مشہور عالمی زبانیں سیکھنے پر آمادہ کریئے۔

بدلہ اور سزا

۱۱۶- بچوں کی تربیت میں انعام اور سزا کا پہلو اختیار کیجیے

۱۱۷- ہمیشہ بدلہ دیجیے اور ہمیشہ سزا سے پرہیز کیجیے۔

۱۱۸- بدلہ یا انعام کے طریقے پر بھی دھیان رکھیے، ہر وقت مالی شکل میں انعام نہ دیجیے، بلکہ انعام کے طور پر کسی مناسب جگہ کی سیر کرائیے، یا کچھ دیر کمپیوٹر پر اخلاقی کھیل کھیلنے کی اجازت دیجیے یا کوئی اچھے دوست کے ساتھ کچھ دیر گذارنے کا موقع دیجیے۔

۱۱۹- سزا کی نوعیت کو وقتاً فوقتاً بدلتے رہیے، صرف مار ہی سزا کی اولین ترجیح نہ ہو، بلکہ غصے سے دیکھنا، دھمکی دینا، مخصوص مدت کے لیے گھر نکالنا، یومیہ خرچ سے یا ہفت وار سیر سے محروم رکھنا بھی سزا کے طریقے ہو سکتے ہیں۔

۱۲۰- یاد رکھیے مناسب سزا ہی بار بار کی غلطی سے بچوں کو روک سکتی ہے اور صحیح کام پر آمادہ کر سکتی ہے۔

۱۲۱- یاد رکھیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی بچے کو مارا نہیں۔

۱۲۲- پہلی ہی غلطی پر سزا مت دیجیے۔

۱۲۳- سزا دینے کے دوان سنگدلی سے اپنے آپ کو بچائیے۔

۱۲۴- بچے کو جب سزا دو تو بچے کو سزا کی وجہ بھی بتائیے۔

۱۲۵- بچوں کو یہ محسوس نہ ہو کہ سزا دینے میں آپ کو مزہ آتا ہے۔ یا پھر آپ کے دل میں بچے کے سلسلے میں کینہ کپٹ ہے۔

۱۲۶- بچے کو لوگوں کے سامنے نہ ماریئے اور غصے کی حالت میں بھی ہرگز نہ ماریے۔

۱۲۷- بچے کو منہ پر نہ ماریے، اور ضرورت سے زیادہ بچے پر اپنا ہاتھ نہ اٹھائیے۔

۱۲۸- بچے سے نہ مارنے کا وعدہ کرنے کے بعد نہ ماریئے، ممکن ہے اس سے آپ سے بچے کا اعتماد ختم ہو گا۔

۱۲۹- بچے کو یہ محسوس کروائیے کہ آپ اسے اسی کے فائدے کے لیے سزا دیتے ہیں۔

۱۳۰- اور بچے کو یہ بتائیے کہ سزا ادب سکھانے کے لیے دی جاتی ہے۔

نسأل الله الهداية والتوفيق والسداد وصلى الله وسلم على نبينا محمد..

بچوں میں قیادت کی صلاحیت پیدائشی ہوتی ہے، ماہرین نفسیات کے مطابق اگر بروقت بچوں کو صحیح مواقع فراہم کردیے جائیں تو جملہ صلاحیتوں میں بہتری پیدا ہو جاتی ہے، بچوں کی کوششوں کی تعریف ان میں خود اعتمادی پیدا کرتی ہے، ماں باپ کا تلخ رویہ بچے کے اعتماد کو نقصان پہنچاتا ہے، اپنے خیالات کو بچے پر مسلط نہیں کرنا چاہیے، بلکہ اس میں پوشیدہ صلاحیتیں باہر نکالنے کی کوشش کرتے رہنا چاہیے، بچے کی ذہنی و جسمانی صلاحیتیں سامنے رکھتے ہوئے اس کے مزاج و طاقت کو پرکھ کر ہی اسے ہدایت دینا چاہیے، صلاحیت سے زیادہ توقعات رکھنے سے بچنے میں احساس کمتری پیدا ہونے لگتی ہے، ماہرین نفسیات کہتے ہیں کہ بچوں پر کلاس میں اول پوزیشن لانے کا دباؤ کبھی نہیں ڈالنا چاہیے، مزید دباؤ ڈالنے کی صورت میں کبھی کبھی بچے خود سوزی اور خودکشی تک کر لیتے ہیں، مختلف سوالات کا نام بچپن ہے، بچے ہر پل کچھ نیا جاننا یا سمجھنا چاہتے ہیں، والدین مصروفیت کے باوجود بچوں کے سوالات کے جواب دیں، جھڑکیں نہیں ،بچوں کے سوالات کا صحیح جواب دینا ہی انہیں صحت مند علم فراہم کرے گا۔